بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

# روزنامہ الفضل ربوہ

بروز منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۱۹ صفر ۱۳۹۲ھ ۴ شہادت ۱۳۵۱ہش ۴ اپریل ۱۹۷۲ء | نمبر ۷۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# جماعتِ احمدیہ کی ۵۳ ویں مجلسِ مشاورت نہایت کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگئی

## حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایّدہ اللہ کا نہایت ایمان افروز خطاب اور زرّیں نصائح

### ہم زندگی کے لئے زندہ رہنے اور زندگی دینے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ ہماری فطرت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے

### اہم تربیتی اصلاحی اور تنظیمی امور پر مشورے۔ قریباً ایک کروڑ تیرہ لاکھ روپے کے بجٹ ہائے آمد و خرچ پر غور

ربوہ ۳ ر ہجرت۔ کل ۲ ر ہجرت کو جماعت احمدیہ پاکستان کی ۵۳ ویں مجلس مشاورت تین روز تک جاری رہنے کے بعد ڈیڑھ بجے دوپہر نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئی۔ حسب سابق اس دفعہ بھی مجلس مشاورت میں دنیا میں تبلیغ اسلام کی عالمگیر مہم کو تیز سے تیز تر کرنے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جھنڈے کو اکناف عالم میں لہرانے کی غرض سے متعدد اہم تجاویز زیر غور کیا گیا اور نمائندگان نے اپنی سفارشات خلیفۂ وقت کے حضور میں پیش کیں انہیں یہ سعادت بھی حاصل ہوئی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے شوریٰ کے چاروں اجلاسوں میں بنفس نفیس شرکت فرما کر انہیں نہایت اہم قیمتی اور بیش قیمت نصائح اور ہدایات سے نوازا۔

بالخصوص شوریٰ کے آخری اجلاس میں حضور نے نہایت درجہ ایمان افروز خطاب فرمایا اور قرآن پاک کی اشاعت کی طرف مؤثر رنگ میں توجہ دلائی۔ حضور کے بصیرت افروز خطابات غیر معمولی طور پر سب کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوئے چنانچہ وہ نئی روحانی بصیرت حاصل کر کے اور خدمت اسلام کے تازہ عزائم اور ولولوں سے ہم کنار ہو کر اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔

مجلس مشاورت کے ان تین دنوں میں مجموعی طور پر نمائندگان نے ایجنڈے میں درج شدہ دس تجاویز پر جو تربیتی اصلاحی تنظیمی اور مالی امور سے تعلق رکھتی تھیں غور کیا اور سب کمیٹیوں کی سفارشات کے بارہ میں اپنے مشورے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کئے اور حضور نے ان کے متعلق فیصلے فرمائے۔ ان تجاویز میں صدر انجمن احمدیہ۔ تحریک جدید انجمن احمدیہ اور وقف جدید انجمن احمدیہ کے سالانہ بجٹ ہائے آمد و خرچ بھی شامل تھے۔ یہ تینوں بجٹ مجموعی طور پر ۱،۱۲،۸۶،۲۱۰ روپے کی آمد اور اتنی ہی رقم کے اخراجات پر مشتمل تھے سب کمیٹیوں کی سفارشات کی روشنی میں نمائندگان نے ان پر غور کیا اور متفقہ طور پر انہیں منظور کئے جانے کی سفارش کی۔

شوریٰ کے ان اجلاسوں میں حضور ایدہ اللہ کی زیر ہدایت باری باری محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب۔ محترم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ محترم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ شیخوپورہ اور محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کو صدارت کے فرائض کی سرانجام دہی میں حضور کا ہاتھ بٹانے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔

شوریٰ کے دوسرے روز یعنی یکم ہجرت کی شب کو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے نمائندگان کے لئے ایک خصوصی عشائیہ کا اہتمام کیا گیا اس کا انتظام دار الضیافت میں ہوا اس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ازراہ شفقت شرکت فرمائی۔

#### اختتامی اجلاس میں حضور کا ایمان افروز خطاب

شوریٰ کا آخری اجلاس جو ۲ ر شہادت کی صبح کو شروع ہوا کم و بیش ساڑھے پانچ گھنٹے تک جاری رہا۔ اس اجلاس کو یہ خصوصیت حاصل تھی کہ اس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی مختلف تحریکات کی اہمیت پر نہایت مؤثر رنگ میں روشنی ڈالتے ہوئے احباب کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی اور ایک نہایت ایمان افروز خطاب فرمایا۔ حضور نے قرآن پاک کی اشاعت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا آپ میں سے ہر ایک کو یہ پختہ عہد کر کے یہاں سے اٹھنا چاہیئے کہ آپ اپنے اور (باقی ص۶ پر)

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۳ ر شہادت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ:

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

---

ربوہ ۳ ر شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت و عافیت کے لئے بھی بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

---

ربوہ ۳ ر شہادت۔ محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ (ابن حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ) کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔

آپ دل کے عارضہ کی وجہ سے چند دنوں سے بیمار ہیں اور جناح ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

---

امریکہ سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ میری نواسی عزیزہ مبارکہ بعمر ۱۱ سال ۳۱ر مارچ کو وفات پا گئی ہے

انا للہ و انا الیہ راجعون

عزیزہ مرحومہ محمد منظہر الحق صاحب ابن ڈاکٹر خیر الدین صاحب کی بیٹی تھی اسے دل کی تکلیف تھی جس کا اپریشن جان لیوا ثابت ہوا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ دے اور اس کے والدین اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے

(عباد اللہ گیانی۔ مینیجر الفضل)

---

عزیزہ امۃ السلام شمیم بنت قاضی محمد یوسف صاحب واقف زندگی کا نکاح رانا طالب حسین صاحب ولد رانا خوشی محمد صاحب آف چک ۲۳۵/۵ گ ب ضلع لائل پور کے ساتھ بعوض -/۳۰۰۰ روپے حق مہر مکرم امام بشیر احمد خان صاحب رفیق نے بعد نماز مغرب مسجد محمود ربوہ میں پڑھا

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے (حسن محمد خان نائب وکیل التبشیر)

---

برادرم مکرم محمد حبیب جوال صاحب لندن میں بیمار ہیں جس کی وجہ سے ان کی اہلیہ صاحبہ اور بچے پریشان ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(شیخ مبارک احمد)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ شہادت ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# سعادتِ تامہ کا تیسرا درجہ اور اسکی غیر معمولی عظمت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں اسلام کا ایک زندہ مذہب ہونا ثابت فرمایا وہاں ساتھ ہی اس امر پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی کہ اسلام پر صحیح معنوں میں عمل پیرا ہوکر انسان کس طرح روحانی مدارج طے کرتا اور اُس مقام پہ پہنچتا ہے کہ جہاں اس سے خوارق کا ظہور عمل میں آنے لگتا ہے۔ دراصل وہ خوارق ہی اس امر کا ایک بیّن ثبوت ہوتے ہیں کہ اسلام ہی ایک زندہ اور زندگی بخش مذہب ہے جو انسان کو فرش سے اٹھا کر عرش تک پہنچانے کی پوری اہلیت رکھتا ہے۔

آپ نے قرآن مجید کی آیت بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۱۳) کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرماتے ہوئے واضح فرمایا کہ جب ایک مومن اللہ تعالیٰ، اُس کے رسولؐ اور امام وقت کی پوری پوری اطاعت بجالاتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع کرنے میں تلخ زندگی اختیار کرتا اور اپنے پر موت کی کیفیت وارد کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے ضائع نہیں ہونے دیتا بلکہ اسے ایک نئی زندگی عطا کرتا ہے۔ اس نئی زندگی میں وہ نفسانی حرکات سے بکلّی آزاد ہوکر ربّانی تحریکوں سے پُر ہو جاتا ہے۔ پھر یہ ربّانی تحریکیں ہی اسکی حرکت و سکون پر حاوی ہوتی ہیں۔ اس نئی زندگی سے ہمکنار ہونے کے بعد جب ایک مومن اللہ تعالیٰ کی راہ میں آگے قدم بڑھاتا اور ظلّی طور پر اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرتا ہے تو ربّانی رنگ بشریت کے رنگ و بُو کو بتمام و کمال اپنے رنگ کے نیچے متواری اور پوشیدہ کر لیتا ہے۔ اسکی مثال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرح دی ہے کہ اگر لوہے کو آگ میں ڈال کر تپایا جائے تو آگ لوہے کے رنگ کو اپنے نیچے چھپا لیتی ہے حتیٰ کہ نظر ظاہر میں بجز آگ کے اور کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ لوہا اپنی ذات میں لوہا ہی رہتا ہے لیکن آگ کے ساتھ شدّتِ اتصال کے باعث ایک طرح سے اُس میں آگ کا رنگ اور خاصیت جلوہ گر ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جو عارف باللہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہیں فی اصل انسان ہونے کے باوجود بوجہ تخلّق باخلاق اللہ خدا تعالیٰ کی صفاتِ جمیلہ سے کچھ مناسبت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ سعادت تامہ کا آخری مرتبہ ہے جو راہِ سلوک میں قدم رکھنے والے مومنوں کو حسب استعداد عطا ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سعادتِ تامہ کے حصول کے تین مرتبوں (یعنی اپنے نفس پر موت وارد کرنے، یکسر نئی زندگی سے ہمکنار ہونے اور بالآخر اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہوکر اُس کی صفات کا مظہر بننے) کو فنا، بقا، لقا کے نام سے موسوم فرمایا ہے اور ان تینوں مراتب کی رُوحانی کیفیات پر اپنی معرکہ آراء تصنیف "آئینہ کمالات اسلام" میں بڑے ہی مسحور کن انداز میں بہت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور ان لوگوں کی علامات کو جنہیں یہ مراتب حاصل ہوتے ہیں خوب کھول کھول کر بیان فرمایا ہے۔ ذیل میں ہم ان تینوں مراتب میں سے آخری مرتبہ یعنی لقا کی کیفیات اور اس مرتبہ پر فائز اللہ تعالیٰ کے اخص بندوں کی علامات خود حضور علیہ السلام کے پُر معارف الفاظ میں درج کرتے ہیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"لقا کا مرتبہ جس کسی انسان کو میسر آتا ہے تو اُس مرتبہ کی تموّج کے اوقات میں الٰہی کام ضرور اُس سے صادر ہوتے ہیں اور ایسے شخص کی گہری صحبت میں جو شخص ایک حصہ عمر کا بسر کرے تو ضرور کچھ نہ کچھ یہ اقتداری خوارق مشاہدہ کرے گا کیونکہ اس تموّج کی حالت میں کچھ الٰہی صفات کا رنگ ظلّی طور پر انسان میں آ جاتا ہے یہاں تک کہ اس کا رحم خدا تعالیٰ کا رحم اور اس کا غضب خدا تعالیٰ کا غضب ہو جاتا ہے اور بسا اوقات وہ بغیر کسی دُعا کے کہتا ہے کہ فلاں چیز پیدا ہو جائے تو وہ پیدا ہو جاتی ہے اور کسی پر غضب کی نظر سے دیکھتا ہے تو اس پر کوئی وبال نازل ہو جاتا ہے۔ اور کسی کو رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک موردِ رحم ہو جاتا ہے اور جیسا کہ خدا تعالیٰ کا کُنْ دائمی طور پر نتیجہ مقصودہ کو بلا تخلف پیدا کرتا ہے ایسا ہی اس کا کُنْ بھی اُس تموّج اور مدّ کی حالت میں خطا نہیں جاتا۔ اور جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں ان اقتداری خوارق کی اصل وجہ یہی ہوتی ہے کہ یہ شخص شدتِ اتصال کی وجہ سے خدائے عزّ و جلّ کے رنگ سے ظلّی طور پر رنگین ہو جاتا ہے اور تجلیاتِ الٰہیہ اُس پر دائمی قبضہ کر لیتے ہیں اور محبوبِ حقیقی حجبِ حائلہ کو درمیان سے اُٹھا کر نہایت شدید قرب کی وجہ سے ہم آغوش ہو جاتا ہے اور جیسا کہ وہ خود مبارک ہے ایسا ہی اس کے اقوال و افعال و حرکات اور سکنات اور خوراک اور پوشاک اور مکان اور زمان اور اس کے جمیع لوازم میں برکت رکھ دیتا ہے تب ہر یک چیز جو اس سے مسّ کرتی ہے بغیر اس کے جو یہ دعا کرے برکت پاتی ہے۔ اسکے مکان میں برکت ہوتی ہے، اس کے دروازوں کے آستانے برکت سے بھرے ہوتے ہیں، اس کے گھر کے دروازوں پر برکت برستی ہے جو ہر دم اس کو مشاہدہ ہوتی ہے اور اُسکی خوشبو اس کو آتی ہے۔ جب یہ سفر کرے تو خدا تعالیٰ مع اپنی تمام برکتوں کے اُس کے ساتھ ہوتا ہے اور جب یہ گھر میں آوے تو ایک دریا نُور کا ساتھ لاتا ہے۔ غرض یہ ایک عجیب انسان ہوتا ہے جس کی کُنہ بجز خدا تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۶۸، ۶۹)

انبیاء علیہم السّلام تو لقاء کے اس مرتبۂ عالیہ پر فائز ہوتے ہی ہیں کیونکہ مقامِ نبوّت اس سے یقیناً ارفع و اعلیٰ ہے۔ وہ اپنے اپنے مرتبہ اور مقام کے لحاظ سے اس مرتبہ کے حصول میں حدِ کمال کو پہنچے ہوئے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے دوسرے بندے جو راہِ سلوک میں قدم رکھتے ہیں اور حسبِ استعداد اپنے اُوپر فنا وارد کرکے بقا کا مرتبہ پاتے ہیں انہیں بھی اپنے اپنے رنگ میں سعادتِ تامہ کا آخری درجہ ان کی استعداد کے مطابق عطا ہوتا ہے اور بالخصوص اللہ تعالیٰ کے وہ مقبول و منتخب بندے جنہیں انبیاء علیہم السّلام کی نیابت میں خلافت کے مقام پر وہ خود کھڑا کرتا ہے دوسرے مومنین کے بالمقابل اس مقامِ رفیع پر بدرجہ اَولیٰ فائز ہوتے ہیں۔ چنانچہ خلفائے سلسلۂ احمدیہ کا جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قدرتِ ثانیہ کا مظہر قرار دیا ہے دیگر مومنوں کے بالمقابل لقاء کے مرتبۂ عالی پر فائز ہونا بدرجۂ اولیٰ متحقق ہے۔ ہم سب ان کی برکات خاصہ اور ان کی انقلاب انگیز تاثیرات کو مشاہدہ کرتے چلے آ رہے ہیں۔ مشاہدہ کا کیا سوال ہے ہم بحمد اللہ تعالیٰ انہی برکات خاصہ اور ان کی انقلاب انگیز تاثیرات کے مورد ہیں اور یہ امر ہماری بہت بڑی خوش بختی پر دلالت کرتا ہے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

## خود بخود وا درِ قفس ہوگا

دینِ احمد سے جس کو مَس ہوگا
ابنِ مریم کا ہم نفس ہوگا

حُسن کیوں مائلِ کرم نہ ہوا
عشق آلودۂ ہوس ہوگا

کیوں نگہہ عرش آشنا نہ ہوئی
دل گرفتارِ خار و خس ہوگا

جب بھی پَر ہونگے مائلِ پرواز
خود بخود وا درِ قفس ہوگا

باغِ احمد کا ہے ثمر ناصرؔ
اس کی باتوں میں خُوب رس ہوگا

وہ بھی دِن آئے گا کہ دُنیا میں
ہر نفس اُس کا ہم نفس ہوگا

کیسے ہوگا مجھے نہیں معلوم
مَیں یہی جانتا ہوں بس ہوگا

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قبولیتِ دعا کی خاص اور مقبول گھڑیاں

## احادیثِ رسولؐ اور حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کی روشنی میں

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج جزائر فجی)

دعا خدا شناسی کا اہم ترین ذریعہ ہے خدا تعالیٰ دعا ہی سے پہچانا جاتا ہے اور ایک مومن کی دینی اور دنیوی کامیابی کا سب سے بڑا ذریعہ اور سہارا دعا ہی ہے۔ انسان کی عبادات اور قربانیاں وغیرہ بھی دعا کے بغیر کچھ چیز نہیں اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ۔ یعنی دعا انسانی عبادات کا مغز اور اصل ہے جس کے بغیر عبادت محض ایک چھلکا اور بے اثر چیز ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اگر قبولیت دعا نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر بہت شکوک پیدا ہو سکتے تھے اور ہوتے اور حقیقت میں جو لوگ قبولیت دعا کے قائل نہیں ہیں ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی ہستی کی کوئی دلیل نہیں ہے میرا تو یہ مذہب ہے کہ جو دعا اور اس کی قبولیت پر ایمان نہیں لاتا وہ جہنم میں جائے گا وہ خدا ہی کا قائل نہیں ہے"

پھر فرماتے ہیں۔

"کرامت کیا چیز ہے۔ مومن کی دعا ہے جو قبول ہو کر ایک نہایت مشکل اور بعید از عقل کام کو پورا کر دیتی ہے اور تمام خلقت کو ایک حیرت میں ڈال دیتی ہے"

(ملفوظات جلد ۹ ص۲۵۵)

ایک نظم میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

### نسیمِ رحمت کے خاص مواقع

اگرچہ اللہ تعالیٰ کا دربار تو ہر آن اور ہر لمحہ اس کے بندوں کے لئے کھلا رہتا ہے اور وہاں کوئی پابندی نہیں ہے جس وقت بھی کوئی انسان چاہے بغیر روک ٹوک کے اس کے حضور پیش ہو کر اپنی معروضات پیش کر سکتا ہے لیکن اس کی پاک کتاب قرآن کریم اور رحمت کے پیارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض دن بعض اوقات اور بعض گھڑیاں خاص طور پر ایسی ہوتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے دربار میں رسائی اور اس کے خاص فضل و مغفرت اور رحمت کو جذب کرنے کے لئے زیادہ موزوں و مناسب ہوتی ہیں اسی امر کی طرف راہنمائی فرماتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اِنَّ لِلّٰہِ نَفَحَاتٍ فَتَعَرَّضُوْا لِنَفَحَاتِ اللّٰہِ نَفْحَۃٌ۔ عربی زبان میں خوشبو ہوا کے جھونکے اور عطیہ اور بخشش کو کہتے ہیں۔ پس مطلب اس حدیث کا یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی عطا نسیم رحمت کے چلنے کے خاص اوقات بھی ہوتے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ خود اپنے بندوں پر رحم و شفقت کے طور پر اپنی رحمت بخشش اور فضلوں کے عطایا اور تحائف تقسیم کرنا چاہتا ہے اور کسی نہ کسی طریق سے اعلان یا اشارہ بھی کر دیتا ہے جن سے اس کے بندے سمجھ جاتے ہیں کہ یہ اوقات یا ایام اس لحاظ سے خاص مبارک اور بابرکت ہیں جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خاص اطلاع پا کر فرمایا۔

"چل رہی ہے نسیم رحمت کی
جو دعا کیجئے قبول ہے آج"

حضور کے اس الہامی شعر میں مذکورہ بالا حدیث کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ بشارت دی ہے کہ ہم نے اس زمانہ کے امام اور مامور حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے ظہور کی خوشی میں اپنی رحمت و مغفرت کے نفحات پہلے کی نسبت بہت زیادہ عام کر دیئے ہیں تاکہ ہمارے محبوب رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی اپنی اپنی استعداد اور ہم سے تعلق محبت کے مطابق ہماری رضا اور عطا و بخشش کی عطر بیز نسیم رحمت سے اپنے آپ کو ممسوح کر لیں پس اپنے آقا رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک فَتَعَرَّضُوْا لِنَفَحَاتِ اللّٰہِ کے مطابق ہمیں چاہیئے کہ ان مبارک اوقات کی ٹوہ اور تلاش میں رہیں اور ان سے فائدہ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وہ اوقات اور مواقع اتنے ہیں کہ کوشش اور توجہ سے ہر ایک انہیں پا سکتا ہے اور اپنے اپنے حالات کے مطابق اپنی جھولی بھر سکتا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے خود ایسے بابرکت اوقات کی طرف راہنمائی فرمائی ہے مثلاً کئی مرتبہ فرمایا ہے کہ میرا قرب حاصل کرنے اور مجھ سے پیاری سرگوشیاں کرنے کے لئے رات کی خاموشی اور خلوت اور رات کے اندھیروں میں چھپکے چھپکے میرے پاس آکر میری عبادت کیا کرو۔ ایسے وقتوں میں کہ "النَّاسُ نِیَامٌ" جب کہ عام لوگ میٹھی نیند کے نشے میں غافل پڑے ہوں۔ چنانچہ ایک جگہ فرمایا۔ وَمِنَ الَّیْلِ فَتَہَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا کہ رات کو بھی تو کچھ سو لینے کے بعد شب بیداری کیا کر جو تجھ پر ایک زائد انعام ہے اور اگر تو ایسا کرے تو امید ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود پر کھڑا کر دے گا۔

پھر ایک جگہ سچے مومنوں کی نشانی یہ بتائی ہے کہ وَبِالْاَسْحَارِ ھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ وہ رات کے پچھلے حصہ میں اٹھ کر استغفار کرتے ہیں گویا اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار و دعا کرنے کے لئے رات کا پچھلا حصہ نہایت موزوں و مناسب ہے۔ اسی طرح سورۃ مزمل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یٰۤاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا نِّصْفَہٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْہُ قَلِیْلًا اَوْ زِدْ عَلَیْہِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا۔ اِنَّ نَاشِئَۃَ الَّیْلِ ھِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِیْلًا کہ اے چادر میں لپٹے ہوئے خدا کی رحمت کا انتظار کرنے والے انسان راتوں کو اٹھ اٹھ کر عبادت کر رات کا اکثر حصہ عبادت میں گزارا کر یعنی اس کا نصف یا نصف سے کچھ کم کر دے یا اس پر کچھ اور بڑھا دے اور قرآن کو ان اوقات میں خوش الحانی سے پڑھا کر۔ رات کا اٹھنا نفس امارہ کو پیروں کے نیچے مسلنے کے لئے سب سے کامیاب نسخہ ہے اور رات کے جاگنے والوں کو سچ کی بھی عادت پڑ جاتی ہے۔

ان آیات میں اگرچہ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے لیکن مراد امت کے سب لوگ ہیں۔ بلکہ اس مکمل شبہ کو دور کرنے کے لئے اسی صورت میں آگے وَطَآئِفَۃٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَکَ بھی فرما دیا ہے۔

اسی طرح حدیث شریف میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہر شب دنیا کے یعنی قریب ترین آسمان کی طرف نزول فرماتا ہے۔ جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے۔ فرماتا ہے کہ کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں اسے اسی وقت قبول کروں۔ کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اُسے دوں۔ کون مجھ سے اس وقت بخشش طلب کرتا ہے کہ میں اُسے بخشوں۔ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہبوط و نزول اور تجسیم اختیار کرنے سے پاک ہے اور نزول کا لفظ تمثیلی رنگ میں انسان کو سمجھانے کے لئے استعمال کیا گیا ہے کہ وہ وقت اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتوں، فضلوں اور بخشش و عطا کا ہوتا ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خود اپنے بندوں کو بلا رہا ہوتا ہے کہ آؤ مجھ سے مانگو۔ یہ میرے دینے کا وقت ہے۔

اس سلسلہ میں ایک حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نسائی شریف میں مروی ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات تہجد کے لئے جگانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دروازے کو دستک دی اور ذرا خفگی سے ہمیں فرمایا کیا تم دونوں یعنی میں اور فاطمہؓ تہجد کے لئے نہیں اٹھے۔ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہماری جانیں خدا کے ہاتھ میں ہیں جب ہمیں اٹھانا چاہے تو اٹھا دیتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرا یہ جواب سن کر بغیر مزید بات کئے واپس تشریف لے گئے اور واپس جاتے ہوئے میں نے سنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ران مبارک پر ہاتھ مار رہے تھے اور فرماتے جاتے تھے وَکَانَ الْاِنْسَانُ اَکْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا کہ انسان بہت جھگڑالو ہے اگرچہ رات کو تہجد اور دعا کے لئے عموماً ہر رات ہی موزوں ہے لیکن باقاعدہ اٹھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جیسا کہ مومنوں کی نشانی یہی بتائی ہے کہ قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَھْجَعُوْنَ کہ وہ رات کا زیادہ حصہ محض سونے میں گزارنے والے نہیں ہوتے تاہم قرآن و حدیث سے ہی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بعض دن اور راتیں دعاؤں اور خاص مناجات وغیرہ کرنے اور قبولیت کے لئے مخصوص بھی ہیں۔ اس بارے میں بعض صوفیا نے یہ بھی لکھا ہے کہ جو رات ظاہری طور پر سہانی معلوم ہوتی ہو وہ باطنی اور روحانی طور پر بھی عموماً سہانی ہوتی ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اس کو دعا کا موقع بہر حال مل جائے گا اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۴۵) شرائط بیعت میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حتی الوسع تہجد کی نماز ادا کرنے کو ہر احمدی کیلئے ضروری قرار دیا ہے۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# مسجد احمدیہ "بو" (سیرالیون) کی تعمیر کے سلسلہ میں ایک اور عظیم الشان وقار عمل

مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح مبلغ مقیم "بو" سیرالیون

احمدیہ مرکزی مسجد بو شہر اپنی تعمیر کے مراحل طے کرتے ہوئے چھتوں تک پہنچ چکی تھی۔ چھت پر لینٹل ڈالنے کے لئے لکڑی کے تختے لگائے جا کر لوہا بھی باندھ دیا گیا تھا۔ یہ کام قریباً دو ہفتہ میں مسٹر Thomas Carpenter نے نہایت محنت اور توجہ سے سرانجام دیا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد امیر جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون نے جماعت احمدیہ "بو" کے احباب سے مشورہ کے بعد مورخہ ۵ امان ۱۳۵۱ ہش / ۱۹۷۲ء بروز اتوار کا دن چھت پر کنکریٹ ڈالنے کے لئے مقرر کیا۔

۱۹ فٹ بلند اور ۶۵ × ۲۶ فٹ طول و عرض والی اس عظیم مسجد پر ایک ہی دن میں پانچ انچ موٹا کنکریٹ ڈالنے کے لئے مضبوط اور بلند ہمت لوگوں کی کثیر تعداد کی ضرورت تھی تاکہ اس آخری مرحلہ کو آسانی سے طے کیا جا سکے۔ محترم امیر صاحب پہلے سے ہی یہ خیال ظاہر کر چکے تھے کہ علاوہ بو جماعت کے لوگوں کے اردگرد کی نزدیکی جماعتوں اور پرائمری اور سیکنڈری سکولوں کے طلباء کو بھی کہا جائے کہ وہ اس مبارک کام میں شمولیت اختیار کریں۔

کام شروع ہونے سے دو دن قبل مکرم پا سعید و بنگورا صاحب نے طلباء سیکنڈری سکول کو مؤثر رنگ میں اس کام کی اہمیت بتائی جس کے نتیجہ میں ایک صد طلباء نے بڑے عزم و رغبت اور بے حد شوق اس کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیا نیز پرائمری سکول کی سینیئر کلاسوں کے طلباء اور طالبات نے بھی نہایت خندہ پیشانی سے اس نیک کام میں حصہ لیا۔

اڑھائی صد سے زائد کے اجتماع کی موجودگی میں مکرم امیر صاحب نے صبح چھ بجے دعا کے ساتھ وقار عمل کا افتتاح کروایا اس کے بعد تمام احباب جماعت اور ہر دو سکولوں کے طلباء اور طالبات کام میں سرگرم مشغول ہو گئے۔

مسجد کی مشرقی اور مغربی اطراف میں تین جگہوں پر کنکریٹ تیار کرکے اوپر پہنچانا شروع ہوا۔ جوں جوں دن چڑھتا رہا۔ لوگوں کے کام کا شوق اور جذبہ ترقی پذیر رہا۔ وقار عمل کے دوران پرائمری سکول کی طالبات نے اجتماعی طور پر ترنم کے ساتھ احمدیت کی تعریف میں بعض نظمیں مقامی اور انگریزی زبان میں گائیں اور گاہے گاہے نعرہ ہائے تکبیر، احمدیت زندہ باد۔ حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعرے بھی بلند ہوتے رہے یہ چیزیں کام کرنے والوں میں مزید جوش اور جذبہ پیدا کرنے کا موجب ہوئیں۔

سکول کی طالبات اور جماعت کی بعض مستورات کا کام پانی مہیا کرنا تھا انہوں نے ہمت اور شوق سے آخر تک پانی میں کمی واقع نہ ہونے دی۔

جذبہ و شوق اور ہمت و عزم سے پُر یہ وقار عمل مسلسل تین بجے رات یعنی پورے اکیس گھنٹے تک جاری رہا۔

دوسرے دن مورخہ ۶ امان کو صبح چھ بجے تمام احباب پھر اسی جذبہ و شوق کے ساتھ کام کے لئے تیار ہو کر پہنچ گئے اور دوبارہ پہلے سے جوش کے ساتھ کام شروع ہو گیا اور ٹھیک دو بجے دوپہر کو پوری چھت پر کنکریٹ ڈال کر خدا تعالیٰ کے فضل سے اس مہم کو سر کر لیا گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

جماعت کے بعض بزرگ یعنی الحاج علی روجرز۔ پا سعید و بنگورا باوجود پیرانہ سالی کے سارا وقت مقام عمل پر موجود رہ کر کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرتے رہے۔

اس عظیم الشان وقار عمل کے اختتام پر مکرم امیر صاحب نے تمام احباب کی اس بے لوث خدمت کا خصوصی رنگ میں شکریہ ادا کیا اور کام کے کامیابی کے ساتھ ختم ہونے پر اللہ تعالیٰ کی حمد کے بعد ان تمام حاضرین سمیت اجتماعی دعا کروائی۔

یاد رہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "بو" میں تشریف آوری کے موقع پر مورخہ ۱۰ ہجرت ۱۳۴۹ ہش مطابق مئی ۱۹۷۰ء کو اس مسجد کی بنیاد رکھی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے باوجود ناساعد حالات کے گذشتہ سال ماہ وفا (جولائی) کے وسط میں تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا تھا۔

قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں کام کرنے والے رضاکاروں ترکھانوں۔ معماروں۔ مزدوروں۔ چندہ دینے والوں۔ سامان فراہم کرنے والوں اور مفید مشورے دینے والوں پر اپنا فضل نازل فرمائے اور ان کی دلی مرادوں کو پورا کرے۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مسجد کے باقی کام بھی جلد اور بہتر رنگ میں پایہ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق اور ہمت عطا فرمائے۔ آمین

یہ بات قابل ذکر ہے کہ وقار عمل میں حصہ لینے والے ہر فرد کے لئے جماعت احمدیہ "بو" نے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔

اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

---

# انفاق فی سبیل اللہ سے کوئی مفلس نہیں ہوتا

مثل مشہور ہے کہ سخاوت دل سے تعلق رکھتی ہے نہ کہ مال سے۔ اسی لئے جماعت احمدیہ میں آئے دن یہ ایمان افروز نظارے دیکھنے میں آتے ہیں کہ غریب سے غریب احمدی بھی اشاعت اسلام کے لئے بطیب خاطر اپنے عزیز اموال پیش کر دیتا ہے۔ چنانچہ مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ارشد شاہد مربی سلسلہ کوئٹہ سے تحریر فرماتے ہیں:۔

"مکرم محمد الدین صاحب باوجود غریب ہونے کے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے معاملہ میں بہت انشراح صدر رکھنے والے اور فراخ دل ہیں جب بھی ان کو کوئی نیک تحریک کی جاتی ہے اس وقت وہ اپنی توفیق کے مطابق اس میں حصہ لیتے ہیں۔ حالانکہ ان کی تنخواہ -/۹۰ روپے ہے۔ آپ کی طرف سے مبارکباد کا کارڈ ملتے ہی انہوں نے پانچ روپے مساجد بیرون ممالک کی مد میں ادا کر دئیے تھے۔"

قارئین کرام سے مکرم مربی صاحب اور مکرم محمد الدین صاحب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

جس جماعت کے غرباء کا یہ معیار قربانی ہے اس کے امراء اور متمول طبقہ کو اس سے کہیں زیادہ وسعت قلبی کے ساتھ اپنے عزیز اموال اشاعت کے لئے پیش کرنے چاہئیں۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

"اس زمانہ میں اشاعت اسلام کے لئے کروڑوں روپے کی ضرورت ہے۔"

پس تحریک جدید کے وعدہ جات لکھواتے وقت غریب اور امیر ہر دو طبقہ جات کو یہ ارشاد پیش نظر رکھنا چاہیئے اور ایمان رکھنا چاہیئے کہ خدا کی راہ میں اموال پیش کرنے سے انسان مفلس نہیں ہوتا جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:۔

"زبذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد"

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

---

# دعائے مغفرت

میرے بڑے بھائی مکرم عبدالرحیم صاحب لائل پور کے قریب ایک گاؤں میں ۲۷ فروری ۱۹۷۲ء کو وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

قریب کی جماعت کے افراد نے نماز جنازہ پڑھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

بشارت احمد زعیم مجلس انصار اللہ حلقہ جیکب لائنز۔ کراچی

---

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جبوب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کا شہرہ اور کامیاب علاج مکمل کورس ۲۰ روپے ناصر دواخانہ
گولبازار ربوہ فون ۶۳۴
گول کچہری بازار لائلپور فون ۲۰۵۴

## تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے

## نمایاں حصہ لینے والی خواتین!

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے جن بہنوں کو تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے تین صد یا اس سے زائد ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کی ایک فہرست درج ذیل ہے فجزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| ۷۹۱ | محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مزید) | ۳۵۱ روپے |
| ۷۹۲ | " والدہ صاحبہ ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب مزنگ لاہور | ۳۰۵ روپے |
| ۷۹۳ | " نصرت محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالحمید صاحب باجوہ سیالکوٹ شہر | ۵۰۰ روپے |
| ۷۹۴ | " ڈاکٹر سلیمہ مجتبیٰ صاحبہ سرگودہا شہر | ۳۰۰ روپے |
| ۷۹۵ | " ڈاکٹر بشریٰ قریشی صاحبہ پشاور شہر | ۳۲۵ روپے |
| ۷۹۶ | " مختار بیگم صاحبہ اہلیہ مستری نفیر محمد صاحب پشاور کینٹ | ۳۰۰ روپے |

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

PILES CURE
بواسیر کیلئے
ملک بھر میں رائج اور مقبول مکمل کورس ۱۰ روپے

دانت مت نکلوائیے
اینٹی پائیوریا، اینٹی کیریز اور ٹوتھ کیور سے مکمل علاج کریں تفصیلی رسالہ مفت

اکسیر اپھارہ
شفتل برسیم سے ہونے والے اپھارہ کا فوری علاج
فی پیکٹ ۲/ روپے درجن یا زیادہ پر ۲۵٪ کمیشن فہرست ادویات حیوانات مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمیکل کمپنی گولبازار ربوہ فون ۶۰۶

زدجام عشق اسم بامسمّیٰ طب یونانی کی مایہ ناز مقوی اعصاب دوا کورس ۴۰ روپے ناصر دواخانہ
گولبازار ربوہ فون ۶۳۴
گول کچہری بازار لائلپور فون ۲۰۵۴

## مجبوریوں کی بناء پر تحریک جدید میں حصہ نہ لینے والوں کے لئے لمحۂ فکریہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ کے سامنے جب بعض افراد نے تحریک جدید کی مالی قربانی کے سلسلے میں اپنی کچھ مجبوریاں پیش کیں تو حضورؓ نے فرمایا:

"جو لوگ اس راستہ میں مشکلات کی پرواہ نہیں کریں گے اور مصیبتوں پر ثابت قدم رہیں گے۔ وہی لوگ ہیں جو اپنے عمل سے اس بات کو ثابت کر دیں گے کہ وہ آئندہ نسلوں میں عزت کے ساتھ یاد رکھے جانے کے مستحق ہیں۔ مجبوریاں سب کے لئے ہوتی ہیں۔ اگر ایک شخص پیچھے ہٹے اور دوسرا انہی حالات میں سے گزرتے ہوئے ثابت کر دے کہ اس نے قدم پیچھے نہیں ہٹایا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوگا کہ وہ لوگ جنہوں نے کہا تھا کہ ہم مشکلات کی وجہ سے مجبور ہیں انہوں نے غلط کہا تھا کیونکہ انہی حالات میں سے گزرتے ہوئے دوسروں نے قربانی کی اور وہ کامیاب ہوئے۔"

پس کسی مخلص احمدی کو تحریک جدید کی مالی قربانی سے اپنے تئیں معذور خیال نہیں کرنا چاہیئے اور اوّلین موقعہ پر اس مد کی قربانی پیش کر کے سعادت دارین حاصل کر لینی چاہیئے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

## فوجی بھرتی

مورخہ ۸ ر اپریل یوم ہفتہ بوقت آٹھ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔ کم از کم معیار بھرتی:

قد = ۵ فٹ ۴ انچ چھاتی = ۳۲-۳۰ وزن = ۱۰۷ پونڈ تعلیم کم از کم تین جماعت
عمر = ۱۷ سال سے ۲۵ سال

(ناظر امور عامہ)

## صاحبِ نصاب احباب کی توجہ کیلئے

جن احباب کو اللہ تعالیٰ نے دینی دولت و خوش حالی کے ساتھ دنیاوی اموال سے بھی نوازا ہوا ہے اور ان کے پاس اتنا مال ہے کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو تو چاہیے کہ وہ اللہ اور اللہ کے رسول کے حکم کی تعمیل میں اپنے اموال پر زکوٰۃ ادا کریں۔ یہ رقم خلیفۂ وقت کی زیر نگرانی بتامیٰ مساکین اور دوسرے مستحق افراد کی پرورش اور بہبود پر صرف کی جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسے اموال جن کا ایک حصہ الٰہی مخلوق خدا پر خرچ ہوتا ہے ہر لحاظ سے بابرکت ہو جاتے ہیں اور ایسے اموال بڑھتے ہی ہیں گھٹتے نہیں۔

پس ایسے اصحاب جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو وہ زکوٰۃ ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں اور اپنے نادار بھائیوں کی دعائیں لیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

## درخواست ہائے دُعا

۱۔ برادرم ملک سمیع اللہ صاحب شیخوپورہ کی اہلیہ صاحبہ جگر میں پھوڑا کی وجہ سے بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ (آمین) (نور الحق مظہر مغل پورہ لاہور)

۲۔ میرے ماموں زاد بھائی شیخ نصیر احمد صاحب ابن شیخ عطاء اللہ صاحب آف کوٹ مومن کافی عرصہ سے علیل چلے آ رہے ہیں۔ ان کی اہلیہ صاحبہ بھی اکثر بیمار رہتی ہیں۔ نیز میری ممانی جان بھی آج کل شدید بیمار ہیں۔ احباب سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عابدہ چوہدری سرگودھا)

۳۔ خاکسار کے تایا جان مکرم ملک محمد شفیع صاحب دارالرحمت وسطی کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت و تندرستی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک عبید اللہ کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ)

قرص نور محافظ جوانی جملہ شکایات کا علاج قیمت ۵ روپے ناصر دواخانہ
گولبازار ربوہ فون ۶۳۴
گول کچہری بازار لائلپور فون ۲۰۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# مجلسِ مشاورت کے اختتامی اجلاس میں حضور کا ایمان افروز خطاب

(بقیہ صفحہ اول)

قرآن مجید کے درمیان کبھی دُوری اور بُعد پیدا نہیں ہونے دینا۔ ہماری کامیابی کا راز قرآن مجید سے محبت میں ہے۔ پس قرآن کو اپنی جان بناؤ اپنی روح کی غذا بناؤ اور کبھی سوائے قرآن کے اور کسی طرف مونہہ نہیں کرنا حضور نے بتایا کہ مرکز کی طرف سے قرآن پاک کی اشاعت کو وسیع سے وسیع تر کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کا متن لیسرنا القرآن شائع کیا جا رہا ہے۔ پھر اس کا انگریزی ترجمہ دو ایڈیشنوں میں چھپ چکا ہے۔ تفسیر صغیر کا اردو ترجمہ بھی شائع کیا جا رہا ہے۔ پھر غیر ملکی زبانوں میں بھی قرآن کریم کے تراجم شائع کئے جا رہے ہیں اسکی غرض فقط یہ ہے کہ جماعت کا کوئی حصہ ایسا نہ رہے جو قرآن کریم نہ پڑھ رہا ہو۔ بچے قرآن مجید ناظرہ پڑھیں۔ بڑی عمر کے اطفال اور ابتدائی عمر کے خدام قرآن کریم کا ترجمہ سیکھیں اور اس سے بڑی عمر کے افراد جو ترجمہ جان چکے ہوں وہ تفسیر کبیر زیر مطالعہ رکھیں تاکہ انہیں قرآن کریم کی تفسیر کا علم ہو اور قرآنی حقائق و معارف سے وہ آگاہ ہو سکیں۔ ہم نے ان کا ہدیہ اتنا کم رکھا ہے کہ ہر شخص اسے حاصل کر سکتا ہے۔ میں نے یہ ہدایت دے رکھی ہے کہ قرآن کریم بغیر کسی نفع کے دیا جائے تاکہ اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو سکے۔

حضور نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ اور نصرت جہاں آگے بڑھو کی سکیم کی غیر معمولی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح اللہ تعالےٰ ان تحریکوں میں برکت ڈال رہا ہے اور اس کے ایسے خوشکن نتائج پیدا کر رہا ہے جن سے صاف ظاہر ہوجاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ دنیا میں اسلام کے حق میں ایک عظیم تبدیلی پیدا کر رہا ہے اب اس تبدیلی سے فائدہ اٹھانا ہمارا کام ہے۔

حضور نے بتایا کہ مرکز سلسلہ میں ایک اعلےٰ درجہ کا پریس نصب کرنے کے لئے بھی کوشش جاری ہے امید ہے کہ جب یہ پریس یہاں لگ جائے گا تو قرآنی علوم کی اشاعت میں غیر معمولی تیزی پیدا ہو جائے گی اسی طرح افریقہ میں ایک براڈ کاسٹنگ سٹیشن قائم کرنے کے سلسلے میں بھی کارروائی کچھ آگے بڑھی ہے جب یہ سٹیشن قائم ہو جائے گا تو انشاء اللہ اس سے رات دن اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام دنیا کو پہنچایا جایا کرے گا۔

آخر میں حضور نے ذکر فرمایا کہ بعض لوگ ہمارے ملک کو پھر فرقہ وارانہ بحثوں میں الجھانا چاہتے ہیں ایسے لوگ احمدیت کے خلاف اپنی ۸۰ سالہ ناکامیوں کے بعد اب چاہتے ہیں کہ ہمارے مسلمان یا غیر مسلم ہونے کا فیصلہ حکومت کرے حالانکہ ایسے امور سے حکومت کا کوئی تعلق نہیں ہے اگر حکومت ایسی باتوں میں مداخلت شروع کرے تو ہمارے ملک کو اتنا عظیم نقصان پہنچے گا جس کی تلافی ناممکن ہے۔ حکومت کا کام تو یہ ہے کہ وہ رفاہ عامہ کے کام کرے اور بلا امتیاز مذہب و ملت سب کے حقوق کی حفاظت کرے نہ یہ کہ وہ فتوے دینے کا کام سنبھال لے جس کے نتیجہ میں ملک شدید مشکلات میں مبتلا ہو جائے حضور نے فرمایا:

اللہ تعالےٰ کے فضل سے احمدیت کے ذریعے سے غلبۂ اسلام کے دن قریب سے قریب تر آتے جا رہے ہیں جو لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں وہ ہماری راہوں میں کانٹے تو بچھاتے ہیں مگر وہ ہماری مساعی میں روک ہرگز پیدا نہیں کر سکتے۔ ہم اللہ تعالےٰ کے فضل سے زندہ ہونے زندہ رہنے اور زندگی دینے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ ہماری زندگیاں قرآنی انوار سے منور ہیں۔ اس لئے ناکامی کا کوئی خمیر ہماری فطرت میں نہیں ہے۔ ہمارے چہروں کی بشاشت کوئی ہم سے چھین نہیں سکتا ہم انشاء اللہ آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ ہمارے وجود تو اللہ تعالےٰ کی محبت کی راہ میں خاک ہو چکے ہیں ہم اپنے آپ کو خدا کے عشق میں جلا چکے ہیں۔ اور جو خدا کے عشق میں جل جائے دنیا کی آگ کا بھلا اس پر کیا اثر ہو سکتا ہے۔ خدا کرے کہ ہمیشہ ہی ہم اپنی قربانیوں کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرتے رہیں (آمین)

آخر میں حضور نے جملہ نمائندگان کرام کے لئے دعا کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالےٰ ان سب کو اپنی حفاظت میں رکھے وہ بے خوف اور نڈر ہو کر خدا کی راہ میں قربانیاں دیتے چلے جائیں اور ان کے دل ہمیشہ خدا اور اس کے رسول کی محبت سے اور غلبہ اسلام پر یقین سے معمور رہیں۔ آمین۔

اس کے بعد حضور نے درد و سوز اور رقت سے معمور لمبی اجتماعی دعا کرائی اور پھر جملہ احباب کو واپس جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

اس طرح اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی ۵۳ ویں مجلس مشاورت نہایت کامیابی کے ساتھ دعاؤں کی مقدس فضا میں اختتام پذیر ہوئی ؛

---

# چندہ جلسہ سالانہ ایک لازمی چندہ ہے

چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ ہے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء میں ارشاد فرمایا:

"پس جہاں میں سب کمیٹی کی یہ تجویز منظور کرتا ہوں کہ آئندہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہوگا وہاں بجائے ۵ فیصدی کے میں ۱۰ فیصدی مقرر کرتا ہوں ... ... وہ لوگ جو ۱۰ فیصدی چندہ نہیں دیتے انہیں ہم مجبور کریں گے۔ کہ وہ دس فیصدی چندہ ضرور دیں۔"

عہدیداران جماعت سے گزارش ہے کہ وہ ۳۰ر شہادت (اپریل) سے قبل جہاں دیگر لازمی چندہ جات (چندہ عام۔ حصہ آمد) کی وصولی کے لئے سر توڑ کوشش فرما دیں۔ وہاں شرح کے مطابق چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی فرما کر بھی ممنون فرما دیں۔ دوستوں کو بار بار حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا مذکورہ بالا ارشاد پہنچا دیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی کوششوں میں بے حد برکت ڈالے۔

(ناظر بیت المال آمد)

---

# قربانی ایک تخم ہے جس سے نفوس اور مال کی فصلیں تیار ہوتی ہیں

"قربانی چاہے جان کی ہو یا مال کی اس کی حیثیت ایک تخم کی ہے جس سے نفوس اور مال کی فصلیں تیار ہوتی ہیں۔ آج سے چودہ سو سال پہلے مٹھی بھر مسلمانوں نے خدا تعالےٰ کی راہ میں بھیڑ بکریوں کی طرح اپنی گردنیں پیش کر دیں ظاہری ارلعہ یہی کہتا ہے کہ وہ صفحۂ ہستی سے نابود ہو جاتے مگر ہوا اس کے برعکس کھیت کے بیج کی طرح وہ بڑھے پھولے اور ان کی ساری شاخیں ساری دنیا میں پھیل گئیں۔ یہی حال مالی قربانی کا ہوا بجائے اس کے کہ ان کے مال یا رزق میں کمی آتی ساری دنیا کے خزانے ان کے قدموں میں ڈھیر کر دیئے گئے۔ گویا خدا تعالےٰ کی راہ میں ایک ایسا کھیت ہے اگر اس میں جانیں بوئی جائیں تو اللہ تعالےٰ نفوس اور نسلوں میں برکت بخشتا ہے اگر اس کھیت میں مال بکھیرے جاتے ہیں تو اس کے نتیجہ میں بے حساب مال کی فصلیں تیار ملتی ہیں لہٰذا اس میدان میں رُک رُک کر قدم رکھنا محض قربانی کی اصل حقیقت کو نہ سمجھنا ہے یا اس کی مثال اس جاہل کسان یا زمیندار کی ہے جو مٹی میں بیج بکھیرنے کو دانوں کے ضیاع سے تعبیر کرتا ہے۔"

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

---

# درخواست دعا

خاکسار ۱۸ر فروری ۱۹۷۲ء کو پیٹ کے درد کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہوا یکم مارچ کو اپریشن ہوا پسلی کے قریب سے دو پتھر نکلے ۱۴ر مارچ ۱۹۷۲ء کو گھر آگیا ہوں کمزوری بہت ہے میں ان دوستوں اور عزیزوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے بذریعہ خطوط اور بذریعہ تار خیریت دریافت کی ہے۔

اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ احباب جماعت اپنی دعاؤں میں اس احقر خادم کو یاد رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل سے صحت کاملہ دعاجلہ عطا فرمائے اور مجھے خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاک ر محی الدین

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مغربی جرمنی (حلقہ ادکس ہم ہوہن ہائم)

---

# انصار کا پروگرام

قیادت اصلاح و ارشاد کی خواہش ہے کہ ماہ اپریل کو بھی وقف عارضی کا مہینہ منایا جائے اور ہر مجلس کم از کم اپنے نصف انصار اس مفید تحریک میں شامل کرنے کی سعی کرے اور ان سے وقف عارضی کے فارم پر کروا کر مرکز میں بھجوا دے۔

(قائد اصلاح و ارشاد انصار اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۰۵

تبخیر معدہ، پریشانی خوف وہم کی کامیاب علاج گاہ ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون نمبر ۶۳۴ گول کچہری بازار لائل پور فون ۲۰۵۴